روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۱۹ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ ، ۲۲ ظہور ۱۳۶۸ہش ، ۲۲ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت یو۔کے کا جلسہ الٰہی برکات کے جلو میں بخیر و خوبی انجام پایا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ بعض حکومتوں نے اپنے نمائندے جن میں وزراء بھی شامل تھے اس جلسے کے لئے بھیجے۔ حضورِ انور نے ان سب کیلئے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان حکومتوں کو بہتر اجر عطا فرمائے گا۔ جیسے جیسے ہمیں جلسہ کی رپورٹیں موصول ہوتی رہیں گی ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے۔

دورے کے دوران اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمت اور تائید شاملِ حال رہی

ترقی کے جو نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں یہ کسی انسانی ہاتھ کا کام نہیں

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا سب سے بڑا معجزہ ان کی جماعت ہے

یہ سال ابتلاؤں کا بھی ہے اور جزاؤں کا بھی

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ
فرمودہ ۴ر اگست سنہ ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن

حضور انور نے فرمایا تقریباً ڈیڑھ مہینہ کے بعد آج میں دوبارہ اس بیت الذکر میں خطبہ جمعہ دے رہا ہوں۔ یہ عرصہ دنیا کے اس سفر پر مشتمل رہا جو نئی صدی کے آغاز سے تعلق رکھنے والا سفر تھا۔ اگرچہ یہ ممکن نہیں کہ ان تمام ممالک کا دورہ کیا جا سکے جہاں احمدیت قائم ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود دنیا بھر کے احمدیوں کی ایک جگہ مل بیٹھنے کی تمنا کے پیشِ نظر میں نے دوروں کا جو پروگرام بنایا وہ دو تین حصوں پر مشتمل تھا۔

گزشتہ صدی کے آخر اور اس صدی کے آغاز پر افریقہ کے ممالک کو دورہ میں شامل کیا گیا۔ اور نئی صدی کے آغاز پر پہلے یورپ کے بعض ممالک اور پھر دنیا کے بہت سے ممالک کا سفر اختیار کیا گیا اور اب کوشش ہو رہی ہے کہ ان سفروں کا منتہیٰ قادیان میں ہو۔ یہ ایسی تمنا ہے جو ایک پہلو سے تو پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے جبکہ دوسرے پہلو سے بعض مشکلات ہیں۔

جہاں تک ہندوستان کی حکومت کا تعلق ہے انہوں نے بڑے کھلے لفظوں میں اور کھلے دل کے ساتھ اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ہم ضرور قادیان میں یہ جلسہ کریں۔ بہت سے پارلیمنٹ کے ممبرز نے بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ یہ ہمارے ملک کے لئے فخر کا موجب ہو گا۔ قادیان کے علاقے سے تعلق رکھنے والے پارلیمنٹ کے ممبر نے تو از خود ایک جلسہ کے موقع پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس سال امام جماعت احمدیہ کو ہندوستان کی طرف سے دعوت دی جانی چاہیئے کہ وہ یہاں آئیں تاکہ ہماری نئی نسلیں جو ایک عرصہ سے امام جماعت احمدیہ کو دیکھنے سے محروم ہیں انکی یہ خواہش پوری ہو اور ان کو یہ معلوم ہو کہ قادیان سے کیا آواز اٹھی تھی۔

حضور نے فرمایا یہ تو امید افزا پہلو ہے۔ دوسرا پہلو کہ پاکستان میں اس کا ردِ عمل اور حکومت پاکستان کا اس سلسلہ میں تعاون — نہ صرف مشکوک بلکہ بہت سے خطرات پر مشتمل ہے۔ حضور نے پاسپورٹ پر ہندوستان کے اندراج اور پنجاب کے احمدیت کے مخالف حالات کے حوالہ سے ان خطرات کی نشاندھی کرتے ہوئے فرمایا دعا تو کریں لیکن اپنی امیدوں کو اتنا نہ بڑھائیں کہ اگر یہ جلسہ منعقد نہ ہو سکے تو آپ کو شدید تکلیف پہنچے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کثرت سے دعائیں کریں گے اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں حالات تبدیل ہو جائیں گے۔

حضور نے حالیہ ورلڈ ٹور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ میں نے ہمیشہ سفر کے موقعہ پر خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمت اور تائید شامل حال رہتی اور "مجھے اپنی حضور سے کامل نصرت والا غلبہ عطا فرما" کی دعا غیر معمولی رنگ میں پوری ہوتے دیکھی ہے لیکن اس سفر میں اس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات میں نے دیکھی ہیں اور اتنے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲، ظہور ۱۳۶۸ ہش ۲۲، اگست ۱۹۸۹ء

شعرائے جماعت احمدیہ بیدار ہوں

یہ عنوان ہمارے ذہن کی پیداوار نہیں ہے۔ یہ ہم نے ۱۹۲۰ء کے ۲۳ فروری کے الفضل کے ادارئیے سے اُدھار لیا ہے۔ اور ایسا اس لئے کیا ہے کہ جس طرح ۱۹۲۰ء میں احمدی شعراء کے آگے آنے کی ضرورت تھی اب بھی ضرورت ہے شاعر ضرورت بھی پوری کرتا ہے اور اپنے فن کا اظہار بھی۔ فن کا اظہار تو غیر ارادی طور پر بھی ہوتا رہتا ہے لیکن ضرورت کیلئے ارادہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم اپنے فن کو اپنی ضرورت کے ماتحت کردیں تو یقیناً ہم سلسلہ کی خدمت کا ایک بہتر انداز پیش کرسکیں گے۔ جس ادارئیے سے ہم نے یہ عنوان لیا ہے اس میں اس بات کا ذکر ہے کہ یا خطیب کی بات اثر کرتی ہے یا شاعر کی۔ اور اگر بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کیجائے تو حضرت حسان کا نام لیتے ہی دل یقین سے پُر ہوجاتا ہے کہ واقعی شاعر ــــ اگر صحیح خطوط پر شعر کہہ رہا ہو تو ــــ قوم کا خادم ہوتا ہے۔ اور موقعہ بہ موقعہ قوم کی ترجمانی بھی کرتا ہے اور جذبات میں ایمانی ہیجان پیدا کرکے آپ کو آگے بڑھنے کا حوصلہ بھی دیتا ہے۔

یوں تو مشہور ہے کہ شاعر سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو اس سے جان چھڑانا مشکل ہوجاتا ہے۔ وہ اپنا کلام سُنانا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی سُنتا ہی چلا جائے لیکن خدا کا شکر ہے کہ وقت بدل گئے ہیں۔ شاعر کی یہ تعریف اب عام طور پر اس پر چسپاں نہیں ہوتی اور دیکھنے میں آیا ہے کہ احمدی شاعر تو شائد شرمیلا بھی ہوتا ہے۔ بہت کم اصرار کرتا ہے اور بہت کم اپنا کلام سناتا ہے بلکہ ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ بار بار یاد دلانے پر بھی الفضل کے لئے نظم بہت کم بھیجتا ہے۔ استثناء تو ہر بات میں ہوتی ہے اور اس بات میں بھی یقیناً استثناء ہے لیکن اوپر دیا گیا عنوان ایک پرانے الفضل میں دیکھکر ہمیں خیال آیا کہ ہم بھی اپنے وقت کے شاعروں سے کہیں کہ وہ بھی بیدار ہو جائیں۔ الفضل کو ــــ اور دراصل سلسلہ کو ــــ اچھی اچھی نظمیں درکار ہیں۔ ہم مطالبہ تو کرتے ہی رہیں گے لیکن اگر آپ بغیر مطالبے کے اپنے اشعار الفضل کے لئے ارسال کریں تو یقیناً آپ ایک نہائت اچھے رنگ میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہوں گے۔

آستینوں میں کسی نے سانپ پالے ہیں تو کیا
اس طرح دہشت نے پر پُرزے نکالے ہیں تو کیا
آزمائے ہیں یہ سب بازو خدا کے فضل سے
اب نئے قد میں نئے انداز ڈھالے ہیں تو کیا

ابوالاقبال ــــــــ

چودہ ۱۴ اگست عزم کی تاریخ بن گیا

پھولوں کی بات سُن نہ چمن کی پُکار سُن
میری زباں سے ارضِ وطن کی پُکار سُن

مغرب کی روشنی میں نہائے ہوئے بشر
سہمی ہوئی لطیف کرن کی پُکار سُن

سیلابِ رنگ و نور سے فرصت ملے اگر
مُجھ سے چمن کے سرو و سمن کی پُکار سُن

آزادیٔ دیارِ دل و جاں کے نام پر
آشفتگیٔ اہلِ سخن کی پُکار سُن

اے ہوشمند آج صریرِ قلم کے ساتھ
سُن گوشِ ہوش سے مِرے فن کی پکار سُن

نغموں کے ساتھ ساتھ یہ ہنگامِ جشنِ خاص
آلودگانِ رنج و محن کی پکار سُن

تاریکیوں کے بوجھ کو سر سے اُتار دے
اے صاحبِ شعور وطن کو نکھار دے

آواز دے رہی ہے ضمیروں کی سادگی
اہلِ وطن کو رنگِ وفا سے سنوار دے

جس سرزمیں کو تُو نے دیا زندگی کا خُوں
اُس سرزمیں کو دولتِ فصلِ بہار دے

پھر ایک بار جُہدِ مسلسل کا عزم کر
صحرائے جستجو پہ ہر اِک چیز وار دے

کر زندگی کو وقف، دل و جاں کے ہمرکاب
توفیقِ کارِ خیر جو پروردگار دے

کتنے ہی ہمسفر ہیں ابھی تک بُجھے بُجھے
چہروں سے اُنکے گردِ مسافت اُتار دے

چودہ ۱۴ اگست عزم کی تاریخ بن گیا
ثاقبؔ فلک پہ ذرۂ ارضِ وطن گیا

ثاقبؔ زیروی
(بشکریہ ماہِ نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناروے میں صد سالہ جشنِ تشکر

سکنڈے نیویا کی احمدی تنظیموں کا اجتماع

(اللہ تعالےٰ کے فضل سے سکنڈے نیوین ممالک کی پانچوں ذیلی تنظیموں کا تیسرا سالانہ سکنڈے نیوین اجتماع یکم، دو وفا ۱۳۶۸ ہش / یکم۔ دو جولائی ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ اتوار اوسلو۔ ناروے میں منعقد ہوا۔ کل حاضری ۳۸۰ افراد جماعت پر مشتمل تھی۔

اجتماع کا آغاز بروز ہفتہ پونے گیارہ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ذیلی تنظیموں کے عہد پہلے اردو میں پھر نارویجن میں دہرائے گئے۔ پھر نظم پڑھی گئی۔ اجتماع کا افتتاح مکرم و محترم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کیا۔ جو کہ اس اجتماع میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تھے۔

صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس خاص موقع کے لئے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

پانچوں ذیلی تنظیموں نے بہت محنت کی۔ تمام تنظیموں کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس میں ممبران نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ناروے اور مجلس اطفال الاحمدیہ ناروے نے بہتر کارکردگی کی وجہ سے اپنی اپنی ٹرافی حاصل کی۔ امسال انعامات کی خصوصیت یہ تھی کہ صد سالہ جوبلی کا مونوگرام مجلس کے نام کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ پہلی مرتبہ مقامِ اجتماع پر شریک ممالک کے پرچم لہرائے گئے۔

ناروے کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار آفتن پوسٹن نے اجتماعات کی خبروں کو نمایاں طور پر پہلی مرتبہ شائع کیا۔ نیز مقامی اخبار نے دو مرتبہ اجتماع کی کارروائی کو شائع کیا۔

اس اجتماع میں نارویجن۔ سویڈش۔ ڈینش۔ مراکش۔ انڈین۔ جرمن اور پاکستانی احباب نے شرکت کی۔ اختتامی اجلاس بروز اتوار بوقت ۶ بجے شام شروع ہوا اور اجتماعی دعاؤں کے ساتھ آٹھ بجے اختتام پذیر ہوا۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام

اس اجتماع کے موقعہ پر صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم محمود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا:-

پیارے خدام و اطفال بھائیو!

میں اللہ تعالےٰ سے آپ سب کی خیر و عافیت کا متمنی ہوں۔

میرے لئے یہ امر بہت خوشی کا باعث ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ پھر سکنڈے نیوین اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جب کسی کو دینی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا ہو تو پھر اس ذمہ داری کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ پس جن کے ذمہ کوئی بھی جماعتی اور تنظیمی خدمت لگائی گئی ہے وہ اسے خدا تعالےٰ کا فضل سمجھتے ہوئے بشاشتِ قلب سے ادا کریں۔ اور ادائیگی فرض میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کے بانی حضرت فضل عمر نے فرمایا:-

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اسکے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

جہاں یہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پانا ایک سعادت ہے وہاں خوش دلی سے مہمانان کرام کی خدمت کرنا بھی منتظمین کا اہم فرض ہے ہمارے جلسوں۔ تربیتی کلاسز اور اجتماعات میں جو احباب شامل ہوتے ہیں۔ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معزز مہمان ہیں۔ ان کا اکرام و احترام میزبان کی ذمہ داری ہے۔ میرے بھائیو! نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے حضرت سیدنا امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر احمدی کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ تقویٰ۔ پاکیزگی اور نیک نمونہ میں ایک عمدہ مقام حاصل کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدی ہو کر نئی صدی میں داخل ہونا بھی بڑی بات ہے۔ مگر عمل صالح وہی ہے جس کی طرف امام جماعت بلاتے ہیں پس محض ایمان لانا کافی نہیں بلکہ عمل صالح بھی ضروری ہے۔ اور عمل صالح وہی ہے۔ جس کی طرف حضرت امام توجہ دلاتے ہیں۔

میرے عزیزو! یہ امر یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ایک پیار کرنے والا امام عطا فرمایا ہے ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم حقیقی معنوں میں حضور سے پیار کریں اور ان کے ساتھ ہمارے پیار کے اظہار کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے قول اور فعل سے یہ ثابت کر دیں کہ ہم حضور کی ہر ہدایت پر عمل پیرا ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک نے قیام امامت کے لئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ حضرت امام کے تمام احکامات پر عمل ہی قیام امامت ہے۔ پھر آپ جن جن ممالک میں اس وقت قیام پذیر ہیں ان ممالک کے بھی آپ پر حقوق ہیں۔ ان حقوق کی پاسداری بھی ضروری ہے۔ ان کے قوانین پر عمل کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ سچائی۔ دیانتداری صفائی اور احمدیہ تعلیمات کا قیام ایک احمدی خادم کا اولین فرض ہے۔

آخر میں میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ اللہ تعالےٰ کے قرآن کریم اور محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی اور کامل محبت کو اپنا شیوہ بنائیں۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کو اپنا حقیقی عرفان عطا فرمائے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

آپ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

خاکسار
محمود احمد
۲۳/۴/۸۹
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اجتماع کی تفصیلی رپورٹ

یکم جولائی ۱۹۸۹ء ــــ پہلا روز

اجلاس اول ــــ افتتاحی اجلاس

زیر صدارت مکرم فرحاخن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ہالینڈ۔

تلاوت قرآن مجید (اردو + نارویجن ترجمہ) مکرم بشارت احمد صابر صاحب۔

عہد خدام و اطفال (اردو ترجمہ) مکرم رائے عبدالقدیر صاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ ناروے۔

نارویجن ترجمہ مکرم نور احمد بولستاد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ناروے۔

نظم (درثمین سے) مکرم مبشر احمد صاحب

پیغام مکرم محمود احمد صاحب صدر محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(اردو میں):- مکرم رائے عبدالقدیر صاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ ناروے۔

اختتامی خطاب (انگلش میں)

مہمان خصوصی مکرم و محترم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ۔

(اردو ترجمہ)

مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ناروے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ:-

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت بیان کیا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کے لئے نماز بہترین ذریعہ ہے۔ نماز ہی دراصل دعا ہے۔ آپ نے دعا کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز آپ نے فرمایا کہ آپس میں باہمی محبت۔ اخوت اور اتحاد پیدا کریں۔ اور ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کریں۔ جب آپ سیدنا حضرت امام جماعت کے ساتھ دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو حضور کو پیش کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی کہ

"اک وقت آئے گا کہ سورج
مغرب سے طلوع ہوگا۔"

آپ اپنے آپ کو اس کا مصداق بنائیں کہ ہمارے ذریعہ دین حق کا سورج مغرب سے اس زمانہ میں طلوع ہو۔ اور احمدیت کو غلبہ عطا ہو۔ نیز آپ نے مکرم امیر صاحب ناروے کی خواہش پر ہالینڈ میں احمدیت کی ترقی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے تیسرے سکنڈے نیویا اجتماع کے انعقاد پر منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ بالخصوص امیر صاحب جماعت ناروے کا کہ انہوں نے مجھے مدعو کر کے جماعت کے ساتھ ملاقات کا موقعہ فراہم کیا۔ بعد میں محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اس طرح افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعد میں پروگرام کے مطابق ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اجلاس دوئم ـــــ پہلا روز

زیر صدارت مکرم عبدالمجید صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک۔

تلاوت قرآن مجید:۔

مکرم عبدالوہاب صاحب (آف ڈنمارک)

پھر تلاوت۔ نظم۔ پرچہ عام و دینی معلومات اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ ججز کے فرائض مکرم عامر مجید صاحب مشنری انچارج ڈنمارک اور ذکریا خان صاحب مربی سلسلہ سویڈن نے سرانجام دیئے۔ علمی مقابلہ جات کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اجلاس سوئم ـــــ دوسرا روز

زیر صدارت مکرم سید کمال یوسف صاحب امیر و مشنری انچارج سویڈن۔

تلاوت قرآن مجید:۔

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب

پھر پیغام رسانی اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلہ جات سے بعد ورزشی مقابلہ جات کے فائنل کھیلے گئے۔ اس دوران ناروے کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار آفتن پوستن کے نمائندے آئے اور انہوں نے فٹ بال اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات کی رپورٹنگ کی۔

اختتامی اجلاس و تقریب تقسیم العلمات

اجلاس چہارم ـــــ دوسرا روز

زیر صدارت مکرم هبة النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ۔

تلاوت قرآن مجید:۔

مکرم حافظ گل محمد صاحب

نظم:۔ مکرم مرزا محمد اشرف صاحب

تقریر:۔

مکرم سید کمال یوسف صاحب امیر و مشنری انچارج سویڈن۔ آپ نے امیر صاحب ناروے کا شکریہ ادا کیا تیسرا سکنڈے نیوین اجتماع منعقد کرنے پر نیز آپ نے اجتماعی مقاصد کی طرف توجہ دلائی۔

تقریر:۔ مکرم عامر مجید صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک۔

محترم امیر صاحب ڈنمارک نے اپنی تقریر میں تیسرا سکنڈے نیوین اجتماع منعقد کرنے پر ناروے جماعت کو مبارکباد پیش کی۔ نیز آپ نے روحانی اور مذہبی مجالس کے تذکرہ پر فرمایا کہ ان سے خداتعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسی مجالس شوکت اور عظمت کا مظہر ہوتی ہیں۔ ان مجالس میں جو دینی تعلیمات ہم سیکھتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا اور اپنی زندگی میں ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارا اطاعت کا معیار بلند ہونا چاہیئے۔ نیز ہمیں نظام جماعت کی طرف سے جو بھی حکم ملے اس کی پابندی کرنی چاہیئے۔

نظم:۔ مکرم مبشر احمد صاحب۔

محترم امیر صاحب ہالینڈ کی خواہش پر سیدنا حضرت امام جماعت کا جشن تشکر کے موقعہ پر جو کلام پڑھا گیا۔ اس کو انہوں نے پڑھ کر سنایا۔

ترانہ:۔

جشن تشکر کے موقعہ پر جو ترانہ آل انڈیا ریڈیو سے نشر کیا گیا۔ وہ سنایا گیا۔

تقسیم انعامات

محترم امیر صاحب ہالینڈ مکرم هبة النور صاحب نے خدام و اطفال میں علمی، ورزشی اور تنظیمی انعامات تقسیم کئے۔ (امسال انعامات پر جوبلی کا مونوگرام اور مجلس خدام الاحمدیہ ناروے خاص طور پر آویزاں کروایا گیا تھا)

اختتامی خطاب

مکرم و محترم امیر صاحب ہالینڈ مہمان خصوصی محترم هبة النور فرحاخن صاحب۔

آپ نے انگلش میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ محترم زرتشت منیر خان صاحب قائمقام امیر جماعت ناروے نے کیا۔

محترم امیر صاحب ہالینڈ نے فرمایا کہ ایمان اور اعتقاد صرف وہ واحد ذریعہ ہیں جس سے توحید کا حصول کیا جا سکتا ہے۔ دین حق کے معنی اطاعت فرمانبرداری۔ آنحضرت صلعم کی مکمل اطاعت۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی آنحضرت صلعم کی سنت کی پیروی کی طرف آپ نے توجہ دلائی۔ آپ نے کشتی نوح میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تعلیم دی ہے اس کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ جو لوگ میرے گھر کی چار دیواری میں ہوں گے وہی بچائے جائیں گے یعنی جو میری تعلیم کی پیروی کرے گا وہی اپنے تئیں میری جماعت میں شامل ہے۔

آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی تعلیمات کو مشعل راہ بنانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی نیز آپ نے جلسہ یو۔کے میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ کیونکہ یہ جلسہ دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ ہوگا۔

آخر میں آپ نے منتظمین اجتماع کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے صدسالہ جشن تشکر کے سال اس عظیم اجتماع میں شمولیت کی عزت بخشی۔

تقریر ـــــ مکرم رائے عبدالقدیر صاحب نیشنل قائد ناروے

آپ نے جملہ خدام و اطفال نیز سکنڈے نیویا کے دوسرے ممالک سویڈن اور ڈنمارک کے خدام و اطفال کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس طرح آپ نے محترم امیر صاحب ہالینڈ کا بھی شکریہ ادا کیا۔

تقریر ـــــ مکرم زرتشت منیر خان صاحب قائمقام امیر جماعت ناروے۔

آپ نے ناروے کے علاوہ سویڈن ڈنمارک اور جرمنی سے آئے ہوئے تمام افراد، خدام و اطفال نیز لجنہ اور ناصرات کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور محترم امیر صاحب ہالینڈ کا بھی کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ہمارے اجتماع میں شمولیت کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی۔

آخر میں آپ نے دعا کرائی اس طرح تیسرا سکنڈے نیوین اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کی کارروائی کو پریس تک پہنچانے کے لئے امسال خصوصی انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اجتماع سے قبل جس علاقہ میں اجتماع ہونا تھا۔ وہاں کے مقامی اخبار میں محترم منظور قدیر خان نائب نیشنل قائد ناروے کی تصاویر اور انٹرویو شائع ہوا۔ پھر دوبارہ اجتماع کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب اور اجتماع کی کارروائی کو شائع کیا۔

اسی طرح ناروے کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار آفتن پوستن نے بھی اجتماع سے قبل اور بعد میں تصاویر کے ساتھ اجتماع کی کارروائی کو شائع کیا۔

جس طرح خدام کا اجتماع ہوا۔ ساتھ ساتھ اطفال الاحمدیہ کا بھی پروگرام جاری رہا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد اطفال کا علیحدہ اجلاس ہوا۔

جسکی صدارت محترم امیر صاحب ہالینڈ مکرم هبة النور فرحاخن صاحب نے کی۔ اطفال کے تین اجلاسات ہوئے جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے گئے علمی اور ورزشی مقابلہ میں اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

تقسیم انعامات کی تقریب خدام و اطفال کی مشترکہ تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم اجتماع کی برکات سے مستفیض کرے۔

امسال لوائے احمدیت کے علاوہ مقام اجتماع پر ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک اور جرمنی کے پرچم بھی دونوں دن لہرائے گئے۔

رائے عبدالقدیر، نیشنل قائد
مجلس خدام الاحمدیہ ناروے

کیا آپ اپنے بچوں کو الفضل
پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(منصور احمد مبشر)

پانی سرچشمہ حیات

نظام عالم میں پانی کو وہ اہمیت حاصل ہے جو دن میں روشنی کو حاصل ہے۔ زمین پر جو کچھ بنایا گیا اور بنا کر سنوارا گیا قدرت نے اس کارخانہ میں پانی کو نہایت اہم عنصر کے طور پر استعمال کیا۔ تمام جانداروں کی بقاء پانی کے بغیر محال کا درجہ رکھتی ہے جب دنیا وجود میں آئی اور خطہ ارضی کو حیات کیلئے چُنا گیا تو محض پانی ایک ایسا عنصر تھا جس نے ہست و بود کی خاطر نیست کی دیوار کو گرا دیا۔ یوں حیات کا سلسلہ شروع ہوا اور روئے زمین پر رونق ہی رونق ہو گئی جس طرح پانی ابتداء کیلئے ضروری ہے اسی طرح بقاء کے لئے بھی ضروری بلکہ اشد ضروری ہے

ہر زمانے کے انسان نے اپنی اپنی ضروریات کے مطابق پانی سے بیش بہا فائدہ اٹھایا ہے اور پانی کی مختلف حیثیتیں، اس کے فوائد اور اس کے نقصانات جاننے کی کوشش کی، اس کے مثبت اور منفی اثرات پر نظر رکھنے کی کوشش کی اور اس علم میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ اگر پانی کو محور جان کر اس کے مختلف زاویوں پر نگاہ رکھی جائے اور اس سے حاصل ہونے والے علم اور اس کے مختلف پہلوؤں کو جمع کیا جائے تو یہ اپنی ذات میں عظیم جہانِ فن سے کم نہیں ہوگا۔ آیئے پانی پر غور کریں جس کے نتیجے میں امید ہے کائنات مزید خوبصورت، دلکش اور اہم معلوم ہونے لگے گی۔

● ماہیت کے اعتبار سے پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن دو گیسوں کا مجموعہ ہے۔

● آبی بخارات فضا میں ایک خاص بلندی پر ایک خاص مقدار میں جمع ہو کر جب مناسب وزن حاصل کر لیتے ہیں تو بادلوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ بادلوں کے مختلف من بھاتے رنگ کتنا حسین منظر پیش کرتے ہیں بادل جب ساکت ہوں تو ایک خاص شوکت رکھتے ہیں جب کہ حرکت کرتے ہوئے بادل بہت بھلے لگتے ہیں۔ ان میں زندگی کا احساس نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ یہی بادل آخر کار بارش کا موجب بنتے ہیں۔ بادلوں کی حرکت کے دوران آسمان پر جو مختلف خوبصورت شکلیں پیدا ہوتی ہیں وہ ذوق رکھنے والوں کیلئے اپنی ذات میں ایک الگ کارخانہ حسن ہیں۔ سفید اور نیلے رنگ کے بادلوں کے درمیان روشنی کی زیادتی یا کمی کی وجہ سے ہلکے اور گہرے رنگ کے شیڈ پیدا ہونے کا منظر بھی بہت دلچسپ ہوتا ہے علی الصبح اور غروب آفتاب کے وقت انہی بادلوں کا رنگ جو بدل کر نارنجی اور آتشی ہو جاتا ہے کیا عجیب منظر پیش کرتا ہے۔ خاص طور پر بادلوں کے تیز دھار کنارے تو قیامت خیز دکھائی دیتے ہیں۔ دیکھا آپ نے پانی میں کسقدر حسن پوشیدہ ہے۔

یہی بادل مثبت اور منفی چارج بھی رکھتے ہیں چنانچہ جب ایک دوسرے سے مناسب فاصلے پر آتے ہیں تو ہر دو قسم کے چارج ردّعمل پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں بجلی کی صورت میں شدید روشنی اور آواز کی صورت میں زوردار کڑک پیدا ہوتی ہے جس کی طاقت کا اندازہ دیکھنے اور سننے والے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ یہ بھی درحقیقت پانی کی ہی ایک ترقی یافتہ شکل ہے

بہت پرانی بات ہے کہ ایک دفعہ پانی اور روشنی میں بحث شروع ہو گئی روشنی پانی سے کہنے لگی کہ تمہارا رنگ کیا ہے۔ پانی روشنی سے کہنے لگا کہ پہلے تم بتاؤ تمہارا رنگ کیا ہے۔ بات طول پکڑ گئی تو دھنک (قوس قزح) نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا کہ تم دونوں کا رنگ دراصل تمہیں بنانے والے جیسا ہے۔ دونوں نے اسے تسلیم کر لیا چنانچہ آج تک پھر کبھی پانی اور روشنی میں بحث نہیں ہوئی بلکہ دونوں ملکۂ انصاف کو اس دن کی یاد میں باقاعدگی سے دعوت پر بلاتے ہیں اور جب بارش برس کر زمین نکھر نکھر جاتی ہے تو وہ پورے سنگھار کے ساتھ سارے رنگوں میں ملبوس ہو کر دعوت میں چلی آتی ہے

● پانی مختلف شکلیں اختیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے چنانچہ ٹھوس اور مائع اور گیس تینوں شکلوں میں بخوبی ڈھل جاتا ہے۔ پانی کا اپنا "اختیار" محض یہ ہے کہ مرطوب رہتا ہے اور اپنی سطح برقرار رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ دنیا جہان کے خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہتا ہے۔

● پانی موجود نہ ہوتا تو زندگی نہ ہوتی اور اس کی ضروریات اور رنگینیوں کا تصور خام ہوتا۔ زراعت ایک ایسا شعبہ ہے کہ پانی کے حوالے سے اس موضوع پر جتنا بھی لکھا جائے تشنگی باقی رہتی ہے جن ملکوں میں پانی کی قلت یا خشک سالی ہے انہیں پانی کی قیمت کا حقیقی اندازہ ہو سکتا ہے۔ زراعت کے شعبہ میں ترقی کا تمام تر انحصار مناسب ماحول کے میسر آنے پر ہے جس میں سے ایک بڑا اور ضروری حصہ وافر پانی کی موجودگی ہے۔

● تمام جانداروں کی زندگی کا انحصار پانی پر ہے حتیٰ کہ تمام جانداروں کے جسم کا بیشتر حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ انسانی جسم میں سے پانی کی کمی جسکو DEHYDRATION کہتے ہیں بظاہر ایک معمولی مگر حقیقت میں ایک خطرناک اور مہلک بیماری ہے۔ ہر سال دنیا میں لاکھوں بچے محض اس مرض کا شکار ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ایک طبی رپورٹ کے مطابق اب تک دنیا میں صرف ۳۰ فیصد لوگوں کو محض یہ علم ہو سکا ہے کہ DEHYDRATION باقاعدہ ایک بیماری ہے۔ اس کی وجہ جسم میں پانی کی کمی ہے اور اس کا علاج لگاتار پانی پلاتے رہنا ہے۔ عالمی سطح پر یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ناخواندہ لوگوں میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ چھوٹے بچوں کو اسہال کی تکلیف کے دوران میں جو عارضہ لاحق ہو جاتا ہے جس سے بچہ کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے اور تڑپ تڑپ کر جان دے دیتا ہے، اس کا آسان اور سادہ علاج یہ ہے کہ کسی طریق پر بچے کے جسم میں پانی کی مقدار پوری کر دی جائے جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بچے کو صاف پانی کثرت سے پلایا جائے یا بازار سے اسی مقصد کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا گلوکوز جس میں نمک بھی شامل ہوتا ہے، صاف پانی میں حل کر کے بچے کو بکثرت پلایا جائے تو اس کی زندگی بچ سکتی ہے۔ بعض مائیں محض اس وجہ سے بچے کو پانی نہیں پلاتیں کہ پہلے ہی اسہال کی تکلیف ہے مزید پانی نہیں دینا چاہیئے یہ طریق بہت مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح بچے کو اپنے ہاتھوں موت کے منہ میں دھکیلنے والی بات ہے۔

● جہاں تک پانی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ علاج کا تعلق ہے دنیا کے مختلف علاقوں میں علاج کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ گردوں کی صفائی اور انہیں صحت مند رکھنے کے لئے کثرت سے پانی کا استعمال ساری دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح خون گاڑھا ہونے کے خلاف احتیاطی تدابیر میں بھی پانی کا کثرت سے استعمال بہترین علاج ہے۔ قبض دور کرنے کیلئے روزانہ منہ نہار ایک گلاس باسی پانی پینا بہت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ بعض قسم کی اندرونی چوٹوں کے لئے باسی پانی چوٹ کے مقام پر بہا کر یا ٹکور کرنے سے علاج کیا جاتا ہے۔ بخار کی شدت میں اگر سر کی طرف زیادہ بخار ہو تو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے سے بخار کی حدت کم ہوتی ہے۔ اس طرح مریض کی جان بچائی جاتی ہے۔ پانی کو مساج اور ٹکور کرنے کے لئے بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔ ربڑ کی بوتل میں گرم پانی ڈال کر ٹکور حاصل کرنا بہت ہی معروف طریقہ ہے۔ البتہ یورپی ملکوں میں مساج کا ایک جدید طریقہ متعارف کروایا جا رہا ہے۔ نہانے کے ٹب میں ایک جیکٹ بچھائی جاتی ہے جو کئی پائپوں یا نالیوں میں منقسم ہوتی ہے۔ جس کے اوپر کی طرف باریک سوراخ ہوتے ہیں جن میں سے حسب منشاء گرم یا ٹھنڈا پانی پریشر کے ساتھ آتا ہے اور جسم کو مساج بخشتا ہے۔ یہ طریقہ اعصاب کے مریضوں کے علاج کے لئے ایک کوشش ہے۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن میں درد کے مریضوں کے لئے ایسے بستر اور تکیے بنائے جاتے ہیں۔ جن میں روئی کی جگہ پانی بھرا جاتا ہے۔ ان کے استعمال سے ہڈیوں کو غیر ضروری حرکت سے بچایا جاتا ہے اور اعصاب کو آرام پہنچایا جاتا ہے۔ کھلے پانی میں تیرنا بشرطیکہ باقاعدگی اختیار کی جائے۔ بہترین ورزش تسلیم کیا جاتا ہے شہروں میں اس مقصد کے لئے SWIMMING POOLS بنائے جاتے ہیں۔ اور نظافت کے لئے تو پانی کی بے پناہ اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

● آج کے جدید دور میں سائنسی ترقی کے راز میں پانی کے استعمال کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ انسان نے جدید علاقے دریافت کئے، دور دراز کے ملکوں کے فاصلے کم کئے اور ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھا۔ تجارت بڑھی اور ترقی کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ اس میں بحری جہازوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ بحری جہاز بنانا اپنی ذات میں بہت بڑی صنعت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ دنیا میں آج بھی کل اہم تجارتی سامان کا اکثر حصہ بحری جہازوں کے ذریعہ درآمد یا برآمد کیا جاتا ہے۔ فضائی و بری فوجی طاقت کے

ساتھ ساتھ بحریہ کا مضبوط ہونا بھی بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ فضائیہ اور بحریہ کو اکٹھا کرکے بڑی طاقتوں نے طیارہ بردار بحری جہاز بنا لئے ہیں جو سمندروں میں اپنا مسکن رکھتے ہیں اور اتنے طاقتور ہیں کہ ملکوں کا جغرافیہ بدلنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کی ہر صنعت میں پانی کا بالواسطہ یا بلا واسطہ استعمال ایک بنیادی چیز ہے۔ پانی کی تیز دھار سے مختلف چیزوں کی سطح کو پالش کرنے کے علاوہ سخت دھاتوں کو کاٹنے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

● بڑے بڑے بند باندھ کر ان میں سے نہریں نکال کر فصلوں کو سیراب کرنا اور پانی کی مدد سے ٹربائنیں چلا کر بجلی حاصل کرنا تو انسان نے کب سے سیکھ لیا ہوا ہے اور جب سے بجلی حاصل ہوئی ہے صنعتوں سے لے کر صارفین تک کے معمولات کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ پانی نہ ہوتا تو بجلی کی وہ مقدار جو پانی کی مدد سے حاصل ہوتی ہے میسر نہ ہوتی اور اتنی ترقی جو انسان نے کی ہے ممکن نہ تھی۔

دنیا کے مختلف دریاؤں اور سمندروں کے اندر جو دنیا آباد ہے۔ وہ زمین کے اوپر موجود دنیا سے بہت زیادہ وسیع اور دلچسپ ہے۔ انسان اس کے بہت معمولی سے حصہ کا احاطہ بھی نہیں کر سکا۔ تاہم جو معلومات سمندر سے انسان کو حاصل ہوئی ہیں۔ وہ حیران کن اور دلچسپ ہی نہیں بلکہ ہمارے لئے دعوت فکر ہیں۔ محض خوراک کو لے لیں۔ سمندر میں خوراک کے بے پناہ ذخیرے پائے جاتے ہیں صرف مچھلی کی صورت میں بے انداز خوراک سمندروں سے نکالی جا رہی ہے۔ قدرت اس کمی کو دوبارہ پوری کر دیتی ہے۔

آبی پودوں اور جانوروں کی تعداد و مقدار اور ان کی عادات وغیرہ کا احاطہ کرنا تو بہت ہی وسیع کام ہے۔

● فن تعمیر جہاں انسانی کاریگری کے علاوہ دوسری اشیاء کا مرہون منت ہے وہاں پانی ایک اہم عنصر کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ عمارتیں مکمل کرنے کے بعد پھول، پھل اور سایہ دار پودے لگائے بغیر تو ان کی تزئین مکمل ہی نہیں ہوتی جس کے لئے پانی بہت ضروری ہے۔ بعض عمارتوں میں تو خوبصورتی اور سیرابی کے لئے دیدہ زیب فوارے نصب کئے جاتے ہیں لیکن قدرت کے ہاتھوں نے پہاڑوں میں ٹھنڈے پانیوں کے کبھی نہ تھکنے والے جو چشمے نکالے ہیں ان کا تو جواب نہیں۔ اسی طرح سر بفلک پہاڑوں کی چوٹیوں پر سفید برف کتنی بھلی لگتی ہے جو پگھل پگھل کر ہمارے دریاؤں کے لئے پانی مہیا کرتی ہے۔ یہ سب پانی کا کرشمہ ہے۔ محض اس ایک نعمت خداوندی کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

● کہتے ہیں کہ دنیا میں مختلف زبانیں پیدا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بہت پرانے زمانے میں پانی کے پار اتنی آسانی سے جانا ممکن نہ تھا۔ لہذا ایک دوسرے سے ملنے اور دوسروں سے سیکھنے کے مواقع بہت کم تھے۔ چنانچہ لوگ مقامی زبانیں اور مقامی الفاظ و تلفظ کا استعمال کرتے تھے۔ اس طرح مختلف زبانیں وجود میں آتی چلی گئیں۔

● انسان نے جہاں پانی کا مثبت استعمال کیا ہے وہاں منفی رنگ میں بھی اس سے استفادہ کیا ہے۔ مثلاً ایک قبیلے کے پاس پانی کا ذخیرہ موجود ہے وہ غیر کو اس کے استفادہ سے روکتا ہے اور ظلم کرتا ہے۔ حتیٰ کہ محروم کی موت تک واقع ہو جاتی ہے۔ حضرت امام حسین رضؓ کے واقعہ شہادت کے تعلق میں یہ بات بھولنے کے لائق نہیں کہ یزید نے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر پانی بھی بند کر دیا تھا۔ یہ ظلم زمانۂ جاہلیت میں لمبے عرصہ تک ہوتا رہا۔ اس کے نتیجے میں جنگیں بھی لڑی گئیں۔ آج بھی ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں کہ دشمن نے مدمقابل کو پانی میں ڈبو کر ہلاک کر دیا یا ہلاک کر کے لاش پانی میں بہا دی وغیرہ۔ بعض لوگ خودکشی کے لئے پانی کو استعمال کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ٹارچر یا اذیت دینے کا ایک انوکھا طریقہ دنیا کے بعض ممالک میں آج بھی رائج ہے قیدی کو ایسی پوزیشن میں بٹھا دیا جاتا ہے کہ ہل جل نہ سکے۔ اس کے اوپر چھت سے پانی کا ایک یخ قطرہ عین سر میں گرایا جاتا ہے۔ اور یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔ ہر دو قطرے گرنے کا درمیانی عرصہ مختلف رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ قیدی کے لئے اگلے قطرے کا انتظار اتنا اذیت ناک ہوتا ہے کہ ذہن ماؤف ہونے لگتا ہے تو پانی کا ایک چھوٹا سا قطرہ مگر تھوڑی دیر میں ہی قیدی جھلا جاتا ہے اور راز اگلنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

● مذہبی دنیا میں پانی سے مراد الہام کی نعمت ہے۔ گویا جس طرح مادی پانی بنجر اور سنگلاخ زمینوں کو زندگی بخش سکتا ہے اس طرح روحانی پانی یعنی الہام الٰہی گناہوں سے بھری دنیا کو علم اور نور سے منور کر کے زندگی عطا کر دیتا ہے۔

● اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے جہاں پانی کو وسیلہ بنایا وہاں ان کے امتحان، ابتلاء اور بعض اوقات سزا کے لئے بھی پانی کو ہی ذریعہ بنایا ہے۔ بارش اور سیلاب خاص طور پر جب دونوں اکٹھے ہو جائیں بہت ہی مہلک اور نقصان دہ ہوتے ہیں۔ دنیا میں ایسا ہی ایک بہت بڑا طوفان آیا تھا جسے طوفانِ نوح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ طوفان اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی قوم کو سزا دینے کے لئے بھیجا تھا جو آپ کے دعویٰ کے بعد سے آپ کے ساتھ استہزاء کرنے لگ گئے تھے۔ حتیٰ کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی کی تعمیر فرما رہے تھے اور قوم کو پیش آنے والے ابتلاء سے ڈرا رہے تھے تو بھی مخالفین ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا بڑا طوفان بھیجا جس میں بارش اور سیلاب نے ایک ساتھ یلغار کی۔ کہ اس سے بڑا طوفان نہ کبھی آیا تھا نہ بعد میں آیا۔ تاہم اب بھی جب کبھی سیلاب اور بارشیں طوفانی شکل اختیار کر لیتی ہیں تو لوگ اسے استعارۃً طوفان نوح کا نام دے دیتے ہیں اور چہ مگوئیاں کرنے لگتے ہیں کہ شاید یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو رہا ہے وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی خطائیں معاف فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ انسان کی حیثیت ہی کیا ہے پانی کا ایک حقیر قطرہ ہی تو ہے۔

ابتلاء سے محفوظ رہنے کے لئے انسان کو ہر وقت حالتِ توبہ میں رہنا چاہیئے اور سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر رکھنا چاہیئے۔ آنسو بڑے ہی کام کا پانی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ بہانے کا سلیقہ آنا چاہیئے۔!!

غزل

دل میں قندیل محبت کی جلا دی جائے
جور و بیداد کی بنیاد ہلا دی جائے

جب بھی کوئی سگِ درِ آپکا رستہ روکے
چاہیئے مالکِ خانہ کو صدا دی جائے

خاک اُڑ جائیگی خود ان کی بگولا بن کر
جن کا شیوہ ہے کہ فتنوں کو ہوا دی جائے

کیسے کیسوں کو ڈبویا ہے ہوس نے اُسکی
کیوں نہ کرسی کی محبت ہی مٹا دی جائے

علم پھیلاؤ زمانے میں یہ وہ دولت ہے
اور بڑھ جاتی ہے جتنی بھی لٹا دی جائے

وہ جو کچھ لوگ ہیں ارباب وفا کے دشمن
اپنا مسلک تو ہے انکو بھی دعا دی جائے

ہیں غلامانِ محمدؐ کے غلاموں کے غلام
یہ اگر جُرم ہے تو ہم کو سزا دی جائے

فتح سچائی کی ہوتی ہے ہمیشہ نادرؔ
کیوں نہ یہ بات زمانے کو بتا دی جائے

نادرؔ قریشی

حبوبِ مفید اطہرا
چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : خطاب

حیرت انگیز طور پر خدا تعالیٰ کی تائید کے نشانات ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کی چمک سے نظر خیرہ ہو جاتی ہے چنانچہ بعض ایسے ممالک جہاں اخبارات یا ٹیلی وژن یا عوام الناس جماعت کے وجود سے ہی واقف نہیں تھے وہاں سارے ملک نے جس طرح حیرت انگیز محبت کا اظہار کیا اور کھلے بازوؤں کے ساتھ استقبال کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں جماعتوں کی کوشش سے کامیابی ہوئی ہے ان کو خدا کا یہ پیغام ہے کہ ان کوششوں کو ہم نے برکت دی ہے ورنہ تمہاری کوششوں کا جہاں کوئی بھی دخل نہیں تھا وہاں کس نے حیرت انگیز تائید کے نشانات دکھائے۔

اس ضمن میں حضور نے نیوزی لینڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے اور بہت تھوڑی تعداد میں ہے۔ سفر کے آغاز میں نیوزی لینڈ ہمارے ذہن میں نہیں تھا لیکن سفر کے دوران یہ فیصلہ ہوا کہ ملکی حالات کا جائزہ لے کر وہاں جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے منصوبہ بنانے کی خاطر نیوزی لینڈ جایا جائے چنانچہ ہنگامی پروگرام بنایا گیا جو کل سولہ گھنٹے کا تھا۔ اس سولہ گھنٹے کے اندر اندر خدا تعالیٰ نے جو نشانات دکھائے، حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح یہ سارے کام خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کئے۔ جماعت احمدیہ کی اتنی بھی واقفیت نہیں تھی کہ کسی صاحب اثر آدمی کو مل کر اسے درخواست کر سکے کہ آپ یہاں تشریف لائیں۔ چنانچہ انہوں نے ٹیلیفون کی ڈائریکٹری اٹھائی اور چٹھیاں ڈال دیں۔

جب ہم ائرپورٹ پر پہنچے تو وہاں ایک افسر تشریف لائے ہوئے تھے جنہوں نے ہمیں VIP راستہ سے گزارا حالانکہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ نیوزی لینڈ جیسے ملک میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی کسی قسم کی تکریم کی جائے۔ جب باہر نکلنے لگے تو مقامی لباس میں ملبوس ایک طائفہ نے موری زبان میں ہمیں خوش آمدید کہا۔ ہمیں لفظ تو سمجھ نہیں آ رہے تھے لیکن ان کی آواز میں اور خوش آمدید میں ایک قسم کی نرمی اور محبت کے جذبات تھے بعد میں پتہ چلا کہ اس طائفہ کے سربراہ وہاں کے ایک بہت بڑے چیف چوٹی کے عالم اور سینئر پروفیسر ہیں۔

حضور نے فرمایا اس کے بعد تو وہ سولہ گھنٹے یوں گذرے ہیں کہ جس طرح ایک تیز گھومنے والے پلیٹ فارم پر انسان سفر کر رہا ہو۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، اور اخبارات کے انٹرویوز کا مسلسل ایک سلسلہ چل رہا تھا۔ ملک کے سب سے بڑے ریڈیو سٹیشن پر انٹرویو کی انچارج خاتون نے تو بعد میں یہاں تک کہا کہ میں نے تو فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۴۵ منٹ کا سارا انٹرویو میں براڈ کاسٹ کروں گی۔ چاہے مجھے نکال ہی دیں۔

پھر دوپہر کے کھانے کی دعوت پر وہاں کے ایک بہت ہی ہر دلعزیز منسٹر تشریف لے آئے۔ انہوں نے بہت ہی جلدی جماعت کے حالات سمجھ کر اس میں گہری دلچسپی لینی شروع کی۔ اور اٹھنے سے پہلے انہوں نے مجھ سے کہا میں انگلستان آؤں گا تو آپ کے پاس ضرور آؤں گا۔ انہوں نے برملا کہا کہ آپ کے پیغام میں ایک قوت ہے۔ سچائی ہے اس لئے ہمیں اس کو سوچنا پڑے گا۔

حضور نے فرمایا اب یہ جو نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ یہ کسی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے۔ کسی انسانی کوشش کو اتنی غیر معمولی برکت ہو نہیں سکتی۔ عجیب رنگ میں اس کی برکتوں کے جو بیج ہم نے نہیں ڈالے وہاں بھی برکت ڈال دی اور اتنی فصلیں اگائیں کہ دل خدا کی حمد سے بھر گیا۔ اور یہ ایک جگہ نہیں، یہ واقعہ اس سفر میں مسلسل اسی طرح ہوتا رہا۔ واقعات ہوتے چلے گئے اور ہر جگہ جماعت نے یہ محسوس کیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید کا سفر ہے۔

حضور نے فرمایا اس سفر کے دوران بعض دردناک واقعات کی اطلاع بھی پاکستان سے ملی اور جہاں اللہ کی رحمتیں دیکھیں وہاں خدا کی تقدیر پر صبر اور شکر کرنے کے لئے بھی بڑی گہری آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور خدا نے توفیق بھی بخشی۔

اس سفر کے بعد تو دل میں اس بات کا کامل یقین گڑ گیا ہے کہ حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے بڑا معجزہ آپ کی جماعت ہے۔ اس سے بڑا معجزہ کوئی دنیا کی طاقت دکھا نہیں سکتی جب تک خدا اسے کسی کا گہرا تعلق نہ ہو وہ ایسی جماعت پیدا نہیں کر سکتا۔ ساری دنیا میں ساری جماعت ایک ہی رنگ میں رنگین ہے۔ اور ان سے مل کر رنگ ونسل کے احساسات یوں مٹتے دکھائی دیتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔ ساری دنیا میں اگر کوئی ایک قوم ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔

حضور نے فرمایا جاپان میں ایک سوال کے دوران میں نے کہا کہ میرا تو یہ احساس ہے کہ میں ایک ملک سے نکالا گیا ہوں لیکن دیگر ۱۱۹ ممالک میرے گھر بن گئے ہیں کیونکہ جس ملک میں جاتا ہوں وہاں صرف ایک گھر نہیں بلکہ بعض دفعہ سینکڑوں ہزاروں گھر مجھے اپنے گھر لگتے ہیں۔ اور کبھی بھی زبان اس رستے میں حائل نہیں ہوتی، کبھی رنگ ونسل رستے میں حائل ہوتے دیکھائی نہیں دیئے۔ یہ صرف میرا احساس نہیں ساری جماعت کا بھی یہی احساس ہے۔ یہ وہ معجزہ ہے جو اس وقت دنیا کا سب سے بڑا معجزہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کے سمندر کا ایک قطرہ ہے اور اُس کا فیض ہے۔

پس جماعت احمدیہ کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت خود جماعت احمدیہ ہے۔ حضور نے فرمایا ہم نے اس دورہ میں محسوس کیا کہ غموں کے اس دور میں خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ میں ہر جگہ غیر معمولی اخلاص پیدا ہوا ہے۔ اور قربانی کی روح پہلے سے بڑھ چکی ہے۔ کوئی اسکی نسبت ہی نہیں رہی۔ تب مجھے حضرت فضل عمر کی وہ رؤیا یاد آئی جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ وہ دوڑ رہے ہیں اور جماعت پیچھے رہ گئی ہے۔ مجھے احساس ہوا کہ یا تو میری رفتار کم ہے یا پھر جماعت کی رفتار بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اس دفعہ میں یقیناً خدا کی قسم کھا کے کہہ سکتا ہوں کہ جماعت نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا اور میری رفتار کے ساتھ ساتھ بھاگی ہے اور قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھی ہے۔ کسی جگہ مجھے یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ معجزہ بڑھتے بڑھتے اپنی تکمیل کے مراحل تک اب پہنچ رہا ہے اور اس کے بعد اب یہ بات یقینی ہے کہ جماعت احمدیہ عالمی غلبہ کے لئے تیار کھڑی ہے۔ اور ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے اس کرّہ عالم کو بھر دے گا۔ یہ یقین لے کر میں اس سفر سے لوٹا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ دن بدن حالات تیزی کے ساتھ اس یقین کی تعبیر کی طرف بڑھیں گے۔

حضور نے فرمایا سفر کے دوران الوداع کے مناظر بھی بڑے تکلیف دہ تھے۔ اور جب بھی یہ واقعہ ہوتا تھا مجھے پچھلی جماعت یاد آتی تھی۔ ان کی محبت اور ان کی تکلیف کے احساس سے ان کے لئے خاص طور پر دُعا کی تحریک پیدا ہوتی تھی۔ پس آپ بھی ان سب جماعتوں کو جو اس سفر میں خوشیاں بھی محسوس کرتی رہیں اور للّٰہی محبت میں تکلیف بھی محسوس کرتی رہیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس سفر کے دوران ایک وقت ایسا آیا کہ جب پاکستان کے مخدوش حالات کی وجہ سے واپس آنے کو دل بہت شدت سے چاہنے لگا۔ کیونکہ جب پریشانی کے حالات ہوں تو دل چاہتا ہے کہ انسان ایسے مرکز کی طرف لوٹے جہاں فوری روابط ہوں تازہ بتازہ خبریں مل سکیں۔ اور جو امدادی یا اصلاحی کارروائی اختیار کی جا سکتی ہو وہ کی جا سکے۔

جب یہ احساس زیادہ بڑھا تو میں نے سوچا کہ میں تو گھر جانا چاہتا ہوں لیکن وہ جو اسیرانِ راہِ مولا ہیں وہ بھی تو گھر جانا چاہتے ہیں۔ میرا سفر تو تھوڑا ہے اور ان کو مدتیں گذر گئیں۔ وہ خدا کی راہ میں قید ہیں، اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ تو میرے دل کا شوق ان کے لئے دعاؤں میں بدل گیا۔ میں نے کہا اے خدا ان کی بھی صبح کر۔ ان کی راتیں بھی لمبی ہو گئی ہیں، کیونکہ جب تک ان کی صبح نہ آئے ہمارے لئے کوئی صبح طلوع نہیں ہو سکتی۔

حضور نے فرمایا ایک غیر مسلم مصنف نے جماعت احمدیہ کے حالات اور عقائد کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے، اس میں اُس نے یہ لکھا ہے کہ ضیاء الحق کے ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعہ ایک احمدی کی روزمرّہ زندگی جرم بن چکی ہے۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ اس کی نظر تو صرف ظاہر پر جا کر ٹھہری ہے۔ اس کو یہ معلوم ہی نہیں کہ اس واقعہ سے دنیا بھر کے احمدیوں کی زندگی جرم بن چکی ہے، پاکستان میں بسنے والے معصوموں کی زندگی وہاں کے قانون نے جرم بنا دی ہے تو پاکستان سے باہر بسنے والے احمدی اپنی آزادی کو جرم سمجھنے لگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ نہایت درجہ عذاب اور تکلیف میں یہ دن گذارتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بھائیوں کے دُکھ سے الگ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ ساری دنیا کی جماعتوں میں اُن کی زندگی کی طرح اِن کی اپنی زندگیاں بھی جُرم بن گئی ہیں۔ یہ بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک معجزہ ہے یہ بھی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آج کے مادہ پرستی کے دَور میں اور نفسا نفسی کے عالم میں کوئی تصوّر بھی نہیں کر سکتا، کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک ملک کا دکھ ۱۲۰ ممالک میں محسوس کیا جائے۔ اور ہر ایک اپنے بھائی کے دل کا دکھ اپنے دل کا دکھ بنا لے۔ پس اس خیال کے آتے ہی میرا اپنا خیال کہ میں جلدی واپس جاؤں وہ سب غائب ہو گیا۔ اور ساری توجہ اپنے ان معصوم بھائیوں کی طرف منتقل ہو گئی۔

پس میں آپ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ یہ سال خاص سال ہے۔ ابتلاؤں کا بھی خاص سال ہے اور (اللہ نے چاہا تو) خدا کی طرف سے جزاؤں کا بھی خاص سال بننے والا ہے۔ اگر آپ صبر سے کام لیں تو اس کی جزائیں اور اس کی برکتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ سَو سال تک آنے والی دنیا آپ کے صبر کے پھل کھائیگی۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا سندھ سے دو تین دن ہوئے ڈاکٹر عبد القدیر صاحب آف قاضی احمد کی اللہ کی راہ میں قربان ہونے کی بھی اطلاع ملی تھی۔ بہت ہی بزرگ، نیک سیرت، مخلص، فدائی، منکسر المزاج، بڑے بہادر اور سارے علاقہ میں بڑا نیک اثر رکھنے والے تھے۔ ان کی نماز جنازہ تو ادا ہو چکی ہے۔ ویسے میں خطبہ میں تحریک کرتا ہوں کہ جماعت خصوصیت سے اُن کو اور اُن کے پسماندگان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھے۔

اعلان داخلہ ایم اے/ایم ایس سی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

یونیورسٹی کی درج ذیل کلاسوں میں داخلوں کیلئے مقررہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۷ ستمبر تک متعلقہ شعبہ کے صدر تک پہنچنی چاہیئں۔

۱: کیمیا	۲: شماریات	۳: طبعیات	۴: ریاضی
۵: جغرافیہ	۶: ایجوکیشن	۷: علوم اسلامیہ	۸: عربی
۹: تاریخ و مطالعہ پاکستان	۱۰: فارسی	۱۱: معاشیات	۱۲: انگریزی
۱۳: لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس		۱۴: سیاسیات	۱۵: اردو اقبالیات
۱۶: سرائیکی	۱۷: صحافت	۱۸: قانون (ایلف، ای، ایل)	

صبح و شام کلاسز:۔ تفصیلات کیلئے ۱۳۔ اگست کا "جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان داخلہ پی۔ ایچ۔ ڈی

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

پی ایچ ڈی فزکس کیلئے (ایم ایس سی فزکس فرسٹ ڈویژن) طلباء سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۳۱۔ اگست تک وصول کی جائیں گی۔ اور انٹرویو ۷ ستمبر کو صبح نو بجے ہو گا۔

تفصیلات کے لئے ۱۳۔ اگست کا روزنامہ "جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

مخالفتِ نفس بھی عبادت ہے
(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۴۶)

سر زمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۸۴۴، ۹۰۶، — ، ۳۱۰۲۶

خبریں

● شیخوپورہ کی پی پی۔ ۱۴۰ سیٹ کے لئے ۲۳، اگست کو ہونے والے بائی الیکشن پر سخت مقابلے کی امید ہے۔ رائے احمد سعید جو کہ ایک آزاد امیدوار تھے نے پیپلز پارٹی کے حق میں دست بردار ہو کر ایک ڈرامائی صورت حال پیدا کر دی ہے۔

یہ سیٹ صفدر ڈوگر کے قتل کی وجہ سے خالی قرار دی گئی تھی۔ صفدر ڈوگر اس سیٹ پر جنرل الیکشن میں کامیاب ہوئے تھے۔ انہیں ۲۵، جون کو لاہور میں دن دیہاڑے برسر عام قتل کر دیا گیا تھا۔

اگرچہ بظاہر یہ سیٹ اس لحاظ سے قابل ذکر نہیں ہے کہ اسکو کسی وزیر یا مشیر نے خالی کیا ہو۔ لیکن پھر بھی پیپلز پارٹی اور آئی جے آئی دونوں نے اس میں بھرپور شرکت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نواز شریف کی اس سلسلے میں آمد اور ایک بڑے جلسے سے خطاب اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسطرح سے پیپلز پارٹی کی مہم کے انچارج بھی پیپلز پارٹی کے صوبائی پارٹی چیف فخر زماں ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کا امیدوار واضح برتری سے کامیاب ہو گا۔ انکے علاوہ ۵، ایم این اے جن میں دو وفاقی وزیر بھی شامل ہیں اس مہم میں انکے مددگار ہیں۔

اگرچہ ضلع شیخوپورہ پیپلز پارٹی کا ہمیشہ گڑھ رہا ہے۔ اور اس ضلع سے نیشنل اسمبلی کی پانچوں سیٹیں پیپلز پارٹی نے جیتیں لیکن تین ہی دن بعد صوبائی اسمبلی میں پارٹی کو دو سیٹوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔

اسوقت بظاہر رشید ڈوگر کو جو کہ آئی جے آئی کا امیدوار ہے اسے تھوڑی برتری حاصل ہے۔ مرحوم صفدر ڈوگر نے پچھلے الیکشن میں دونوں پارٹیوں آئی جے آئی اور پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو شکست دے کر کامیابی حاصل کی تھی صفدر ڈوگر کے قتل کی وجہ سے اسکے بیٹے کے لئے ایک ہمدردی کی لہر بھی کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کے مخالف امیدوار امیر علی بھٹی جو کہ پیپلز پارٹی کے اُمیدوار ہیں کو تمام وفاقی ممبروں اور وزیروں کی وجہ سے بہت اہمیت حاصل ہے۔

● ایران کے نئے صدر ہاشمی رفسنجانی کی حال ہی میں جو ملاقات ہوئی اسے اس لئے خاص طور پر اہمیت دی جارہی ہے کہ رفسنجانی کے صدارت کا حلف اٹھانے کے بعد سب سے پہلے کسی ملک کے وزیر خارجہ جو ان سے ملے وہ صاحبزادہ یعقوب ہیں۔

اس ملاقات میں ایرانی صدر نے بتایا کہ امریکہ کو ایران سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے چاہئیں۔ گذشتہ دس سال سے اسلامی انقلاب کی وجہ سے دشمنی کی جو فضا چل رہی ہے اس کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ یہی ایک صورت ہے کہ یرغمالیوں کی رہائی کے سلسلہ میں کوئی مدد کی جا سکے۔ ایرانی اثاثوں کے واگذار کرنے کی بات ہوئی۔ جب کسی نے پوچھا کہ اب صاحبزادہ یعقوب کو کیا کرنا ہو گا۔ تو انہوں نے کہا کہ جب وہ امریکہ جائیں گے۔ وہاں کے عمائدین کو یہ باتیں بتا دیں۔ اور وہ کیا کر سکتے ہیں۔

فوری ضرورت
ایک ادھیڑ عمر مرد کی ذاتی ملازم کی حیثیت سے فوری ضرورت ہے۔ کل وقتی یا دن کے کچھ حصہ کے لئے کام کرنا ہو گا۔ لکھنا اور پڑھنا جانتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔
—معرفت الفضل—

راحت جان
تبخیر معدہ کی محبوب دوا
قیمت ۱۴/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۶/-

تریاق معدہ
خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت ۱۴/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

اکسیر پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت ۱۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار۔ ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴